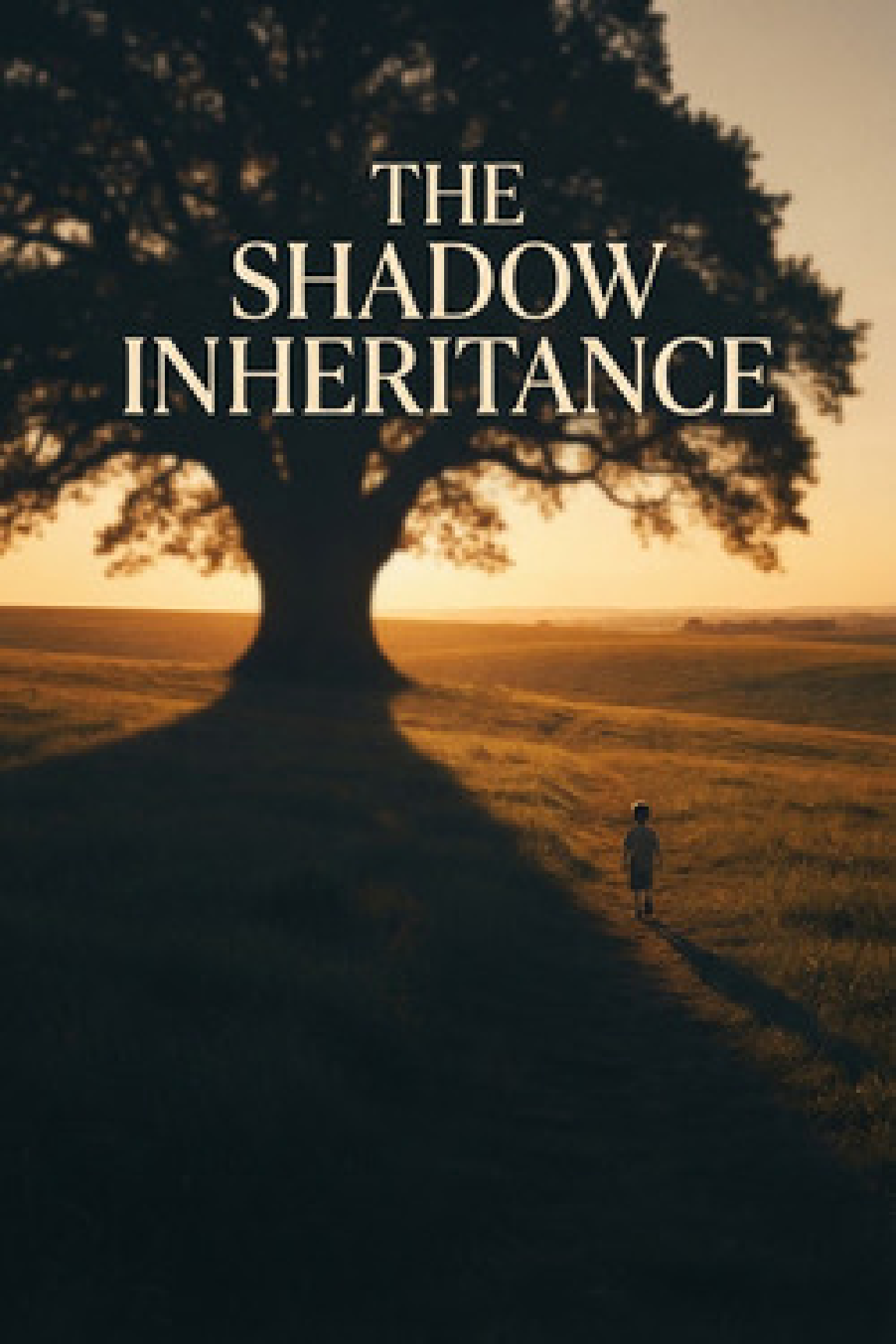

THE
SHADOW
INHERITANCE

دہلیز 2

سائے کی میراث

اگر آپ کسی زندگی کو دور سے دیکھیں تو ہر چیز بامعنی لگتی ہے۔

نقطے آپس میں جڑ جاتے ہیں۔

واقعات کی توجیہ نکل آتی ہے۔

موڑ ناگزیر دکھائی دیتے ہیں۔

غلطیاں تک کسی منصوبے کا حصہ لگتی ہیں۔

لیکن یہ ایک دھوکا ہے جو حال کا ہے۔

جب آپ چیزوں سے گزر رہے ہوتے ہیں تو کوئی نقشہ نہیں ہوتا۔

صرف دن ہوتے ہیں۔

اور دنوں میں توجیہیں نہیں ہوتیں۔

فیصلے ہوتے ہیں۔

جوانی میں میں سمجھتا تھا کہ بڑوں کو معلوم ہے وہ کیا کر رہے ہیں۔

میں سمجھتا تھا کہ استادوں کو اپنے شاگردوں کا مستقبل معلوم ہے۔

میں سمجھتا تھا کہ کمپنیاں لوگوں کی صلاحیت پہچاننا جانتی ہیں۔

میں سمجھتا تھا کہ دنیا میں ایک ترتیب ہے۔

پھر مجھ پر ایک کہیں زیادہ سادہ سچائی کھلی۔

کسی کو واقعی معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے۔

سب راستہ ٹٹول رہے ہیں۔

کچھ اسے مان لیتے ہیں۔

دوسرے یوں ظاہر کرتے ہیں جیسے ایسا نہ ہو۔

اپنی زندگی کو دیکھوں تو مجھے وہ لمحہ نہیں ملتا جس میں کسی نے کہا ہو:

"یہ شخص بہت آگے جائے گا۔"

کوئی میرا انتظار نہیں کر رہا تھا۔

کوئی تیز راستہ نہیں تھا۔

پہلے سے تیار کوئی منصوبہ نہیں تھا۔

میں کسی کا چہیتا نہیں تھا۔

اور سچ کہوں تو اس دریافت نے مجھے آزاد کر دیا۔

کیونکہ جب کوئی آپ سے کچھ توقع نہیں رکھتا تو آپ دوسروں کی توقعات پوری کرنے کے لیے جینا چھوڑ دیتے ہیں۔

آپ اپنا راستہ خود بنانے لگتے ہیں۔

ایک وقت میں ایک قدم۔

بہت سے لوگ اپنی زندگی اس تصویر پر پورا اترنے میں گزار دیتے ہیں جو دوسروں نے ان کے لیے بنائی ہوتی ہے۔

مجھے ایک مختلف فائدہ حاصل تھا۔

وہ تصویر موجود ہی نہیں تھی۔

اسی لیے میں نے جلد ہی بے یقینی کے ساتھ جینا سیکھ لیا۔

چیزیں بدلیں تو نہ گھبرانا۔

تبدیلی کو خطرہ نہ سمجھنا۔

غیر روایتی راستوں کو غلطی نہ سمجھنا۔

زندگی نے کبھی میرے منصوبوں کے پیچھے چلنے کی زحمت نہیں کی۔

اور وقت کے ساتھ میں نے یہ مطالبہ کرنا چھوڑ دیا کہ وہ ایسا کرے۔

کچھ لمحے ایسے تھے جب سب کچھ ٹھیک سمت میں جاتا لگتا تھا۔

اور کچھ لمحے ایسے جب اس کے بالکل الٹ ہوتا لگتا تھا۔

وہ لوگ جو ناگزیر معلوم ہوتے تھے اور غائب ہو گئے۔

وہ مواقع جو فیصلہ کن لگتے تھے اور غیر اہم نکلے۔

وہ راستے جو ثانوی لگتے تھے اور مرکزی بن گئے۔

اتفاقی ملاقاتیں جنہوں نے بعد کے برسوں کا رخ بدل دیا۔

سچ یہ ہے کہ مستقبل کو حیران کرنا پسند ہے۔

وہ اجازت نہیں مانگتا۔

وہ پہلے سے اطلاع نہیں بھیجتا۔

وہ درجہ بندیوں کا لحاظ نہیں کرتا۔

وہ بس آ جاتا ہے۔

اور اکثر وہاں سے آتا ہے جہاں کوئی نہیں دیکھ رہا ہوتا۔

میری زندگی کو متعین کرنے والی بہت سی چیزیں اسی طرح پیدا ہوئیں۔

راستے سے ہٹنے سے۔

حادثوں سے۔

ایسے واقعات سے جن میں، جس وقت وہ پیش آئے، عظمت کا کوئی شائبہ نہیں تھا۔

مجھے ایک سبق یاد ہے جو وقت نے مجھے خاصی سختی سے سکھایا۔

قابلِ پیش گوئی ہونے کو قدر سمجھ لینا نہیں چاہیے۔

جو قابلِ پیش گوئی ہو وہ تسلی دیتا ہے۔

جس میں قدر ہو وہ بدل دیتا ہے۔

دونوں شاذ و نادر ہی ایک ہوتے ہیں۔

برسوں میں نے بازاروں، کمپنیوں، اعداد اور تنظیموں کو دیکھتے ہوئے کام کیا۔

ہر جگہ مجھے وہی یقین ملا۔

کہ ہر چیز کی پیش گوئی ممکن ہے۔

کہ حقیقت کو قابو کیا جا سکتا ہے۔

کہ مستقبل ایک ایسی لکیر ہے جسے کھینچا جا سکتا ہے۔

پھر ہمیشہ کوئی چیز آ کر اس یقین کو جھٹلا دیتی تھی۔

ایک تبدیلی۔

ایک بحران۔

ایک شخص۔

ایک بیماری۔

ایک نقصان۔

ایک موقع۔

کوئی چیز جو کسی نے منصوبے میں رکھی ہی نہیں تھی۔

اور پھر بھی کہانی کا سب سے دلچسپ حصہ وہیں سے شروع ہوتا تھا۔

کیونکہ زندگی پیش گوئی کی صلاحیت نہیں ناپتی۔

وہ ڈھل جانے کی صلاحیت ناپتی ہے۔

یہ فرق بنیادی ہے۔

پیش گوئی ذہانت کی مشق ہے۔

ڈھل جانا شناخت کی مشق ہے۔

جب دنیا بدلتی ہے تو وہ نہیں جیتتا جو ٹھیک تھا۔

وہ جیتتا ہے جو تبدیلی کے اندر زندہ رہ جاتا ہے۔

کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ کیا ہوتا اگر کوئی مجھے ٹھیک ٹھیک بتا دیتا کہ میرا راستہ کیسے کھلے گا۔

شاید میں کم ڈرتا۔

شاید میں کم غلطیاں کرتا۔

شاید میں کم تکلیف اٹھاتا۔

لیکن پھر میں سمجھتا ہوں کہ میں بہت کم سیکھتا۔

کیونکہ جن چیزوں کو میں اہم سمجھتا ہوں ان میں سے اکثر یقین سے پیدا نہیں ہوئیں۔

وہ شک سے پیدا ہوئیں۔

خطرے سے۔

ضمانتوں کی غیر موجودگی سے۔

اس ضرورت سے کہ مجھے یہ ٹھیک ٹھیک جانے بغیر آگے بڑھنا تھا کہ میں کہاں جا رہا ہوں۔

اس معنی میں، یہ بات کہ کسی کو میری توقع نہیں تھی، ایک امتیاز تھی۔

اس نے مجھے بنانے پر مجبور کیا۔

دیکھنے پر۔

سیکھنے پر۔

بدلنے پر۔

دوبارہ شروع کرنے پر۔

ہر بار۔

بار بار۔

آج بہت سے لوگ منظوری کے پیچھے بھاگتے ہیں۔

وہ اجازتوں کا انتظار کرتے ہیں۔

وہ تصدیق ڈھونڈتے ہیں۔

وہ پہلے سے جاننا چاہتے ہیں کہ آیا انہیں قبول کیا جائے گا۔

آیا انہیں پہچانا جائے گا۔

آیا انہیں سمجھا جائے گا۔

میں کوئی نسخہ نہیں دے سکتا۔

میں صرف یہ بتا سکتا ہوں کہ میں نے کیا سیکھا۔

زیادہ تر صورتوں میں، دنیا کو معلوم ہی نہیں کہ آپ موجود ہیں۔

وہ آپ کا انتظار نہیں کرتی۔

وہ آپ کے لیے راستہ تیار نہیں کرتی۔

وہ استقبالیہ تقریب کا اہتمام نہیں کرتی۔

اور شاید یہی ٹھیک ہے۔

کیونکہ کسی راستے کی قدر اس پر منحصر نہیں کہ اسے کس نے پہلے سے دیکھ لیا تھا۔

اس پر منحصر ہے کہ اسے طے کرنے کی ہمت کس نے کی۔

کسی کو میری توقع نہ تھی۔

میرا کوئی انتظار نہ کر رہا تھا۔

میں کسی منصوبے میں نہیں تھا۔

اور پھر بھی میں یہاں ہوں۔

پیچھے مڑ کر دیکھتا ہوا۔

نقطوں کو جوڑتا ہوا۔

وقت کی ستم ظریفی پر مسکراتا ہوا۔

کیونکہ آخر میں، سب سے دلچسپ کہانیاں وہ نہیں ہوتیں جو پہلے سے لکھی جا چکی ہوں۔

وہ ہوتی ہیں جو خود ہی وجود میں آنے کا راستہ ڈھونڈ لیتی ہیں۔

اور میری کہانی، اچھی ہو یا بری، اسی قسم کی ہے۔